# تشبہ بالکفار عقل کی روشنی میں

قسط نمبر:۵ گذشتہ سے پیوستہ

ریسرچ اسکالر اللہ دتہ

تشبہ بالکفار کی خرابیاں عقلی لحاظ سے بھی ہر ذی عقل وذی شعور پر عیاں ہیں اس لیے کہ ایک مسلمان جو قرآن وسنت کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی مغضوب اور ضالین کے طریقوں کو اپنانا نہیں چاہے گا لیکن یہ قاعدہ ہے کہ عوام دلیل نقلی کی بجائے دلیل عقلی سے زیادہ متاثر ہوتی ہے ایسے لوگوں کے لیے دلیل عقلی بیان کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: دلیل عقلی یہ ہے کہ اگر کسی صاحب سے جو مسئلہ تشبہ میں الجھ رہے ہوں، محلی بالطبع ہونے کے وقت مجمع عام میں ایک زنانہ جوڑا پیش کر کے عرض کیا جائے کہ اس کو زیب بدن فرمالیجیے، تو یقین ہے کہ اگر ان کا بس چلے تو مستدعی کی جان تک لینے میں دریغ نہ فرمائیں۔ کیوں صاحب تشبہ کا مسئلہ اگر کوئی بالوقعت نہیں تو اس مقام پر عورت کے ساتھ تشبہ کے استدعا کرنے سے کیوں اس قدر غیظ وغضب نازل ہوا جب ایک مسلمان کے ساتھ تشبہ ہونے سے تھوڑے فرق کی وجہ سے ناگواری ہے تو کافروں کے ساتھ تشبہ کرنے سے تو بوجہ اختلاف دین زیادہ غیرت ہونی چاہئے اور واضح رہے کہ حکم وردی اس حکم سے مستثنیٰ ہے، کہ وہ شعار منصب کا ہے اس کو تشبہ سے کوئی علاقہ نہیں۔(۱)

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ کہ اگر ایک بات ایسی ہو کہ جو تشبہ کو رفع کر دے تو تشبہ اثر پذیر نہیں رہتا مثلاً اگر پینٹ شرٹ پہن لی اور چہرے پر داڑھی ہے تو اس داڑھی کی وجہ سے کفار سے تشبہ نہ رہا ایسے لوگوں کی سوچ کا بطلان واضح کرتے ہوئے مولانا احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں: ''سو باتیں تشبہ کی ہوں ایک نہ ہو تو تشبہ نہ رہے گا' ایسوں کی نگاہ میں شریعت مطہرہ کی تو جو قدر رہوتی ہے بدیہی ہے مگر انسانی عقل وتہذیب کو بھی رخصت کر دیا' کیا زید کے سے مسلک والا بشرطیکہ مجنون نہ ہو گوارا کرے گا کہ سر سے پاؤں تک زنانہ لباس انگیا' کرتی' کلیوں دار پائچے' ہاتھ پاؤں میں مہندی رچائے صرف ٹوپی سر پر رکھ لے تشبہ نہ رہا' کہ ادنی فرق دفع تشبہ کے لئے کافی ہے بلکہ ٹوپی کی بھی

☆اكثر مايخاف لايكون وغالب مايسمع من مكروه لايقع وفى الله كفاية وعنده رعاية ومنه العون .☆

کیا حاجت ہے اس زنانے کپڑے کے ساتھ بنت کا دوپٹہ بھی سر پر اوڑھے اور چوٹی بھی گندھوئیے منہ کی مونچھیں ہی دفع تشبہ کو بس ہوں گی حالانکہ ہر عاقل ایسے شخص کو زنانہ جانے لگا بلکہ اگر تمام لباس مردانہ ہو ہتھیار لگائے گھوڑے پر سوار ہو اور بات کرے ناک پر انگلی رکھ کر تو یقیناً تمام عقلاء اس پر ہنسیں گے اور اسے زنانہ کہیں گے اس ایک ہی بات کے آگے وہ تمام لباس وسلاح واسپ کام نہ دیں گے جس وضع کفار میں وہ جھوٹی تاویلیں سوجھیں کیا یہ حرکت کرنا بھی قبول کرے گا کہ آخر کافر سے تشبہ عورت سے تشبہ پر خبث وشناعت میں ہزار درجہ فائق ہے۔اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت فرمائے ۔آمین !واللہ تعالیٰ اعلم۔''(۲)

تشبہ کی دلیل عقلی کے متعلق مولانا عبدالقادر روپڑی لکھتے ہیں: ''یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جنس میں یا کسی وصف میں اشتراک اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا ہے جو طبعی طور پر یا عادی طور پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ تسخیر عقول کی خاصیت بھی اپنے اندر رکھتا ہے آپ وسیع طور پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تمام حیوانات میں جنس کو جنس کے ساتھ الفت ہے چیونٹی یا کیڑے مکوڑے تک اپنی جنس کو چاہتا ہے اور اس کے ساتھ ملکر خوش ہوتا ہے درندے پرندے حشرات الارض سب میں یہ جاذب موجود ہے اسی بنا پر کسی نے کہا ہے: کند ھم جنس با ہم پرواز' کبوتر با کبوتر باز با باز

یہ تو علی العموم حیوانات کی حالت ہے انسان چونکہ عہدہ عقل پر سرفراز ہے اور اس کی وجہ سے تمام حیوانات سے ممتاز ہے۔اس لئے اس میں جنسیت کے علاوہ اوصاف میں اشتراک کا بھی بڑا اثر ہے۔اگرچہ بعض اوقات دیگر حیوانات میں بھی اوصاف کا یہی عمل ہوتا ہے۔چنانچہ بعض جنسوں میں بچے بچوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں ایک مجمع میں مختلف اوصاف کے لوگ بیٹھے ہوں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر ایک اپنی جنس کی طرف مائل ہوگا۔بچہ بچے کو چاہے گا جوان جوان پر نظر ڈالے گا اور بوڑھا بوڑھے کی طرف دیکھے گا اگر کوئی انگریزی خواں ہوگا تو انگریزی خواں سے ملنا چاہے گا۔اگر عالم دین ہوگا تو عالم دین کی طرف توجہ کرے گا۔نیک کا جوڑ نیک کے ساتھ ہوگا اور بد کا بد کے ساتھ۔اور اگر مختلف مذاہب کے ہوں تو ہر ایک کو اپنے مذہب کی طرف مقناطیسی کشش ہوگی یہاں تک کہ صرف نام کی شرکت بھی جذبہ محبت پیدا کرے گی۔عیسائی ہندو چوہڑے چمار تک اپنے ہم مذہب کا پاس رکھے گا۔غرض جب دو شخص ایک وصف میں شریک ہوں گے تو خاص طور پر ان کے دل میں اس شرکت کا اثر ہوگا۔جو ایک دوسرے کی جانب توجہ کا باعث ہوگا یہاں تک کہ اگر ایک ملک کے دوغیر

شخص غیر وطن میں ایک دوسرے کو دیکھ لیں تو خواہ مخواہ طبعیت ملنے کو چاہے گی۔اس موقع پر غیرت مذہب بھی درمیان میں حائل نہ ہوگی۔یہ باتیں رات دن کی مشاہدہ ہیں اور عقل بھی ان کی صحت پر شہادت دیتی ہے۔کیونکہ جب ایک شخص میں کوئی وصف پایا جائے گا تو اس کو پسند ہوگا یا غیر پسند۔اگر پسند ہوگا تو جب دوسرے میں بھی یہی وصف دیکھے گا ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگا اگر غیر پسند ہوگا تو دوسرے میں پائے جانے سے اس کی وحشت دور ہوگی اور خیال کرے گا کہ میں اس میں اکیلا نہیں۔جیسے غیر وطن میں انسان وحشت اور تنہائی کی حالت میں ہوتا ہے۔جب اپنے ہم وطن سے ملتا ہے تو طبعیت میں ایک خاص انقلاب پیدا ہوتا ہے جو اس کی وحشت اور تنہائی کو دور کردیتا ہے۔اسی اصول کے تحت لباس وضع قطع بھی ہے مثلاً گاندھی کی ٹوپی پہننے والوں کو گاندھی سے کتنی الفت ہے یہ گویا ان کی امتیازی شے ہے۔اگر کوئی بے پروائی کرے اور کہے کہ گاندھی کی ٹوپی میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس کی ڈبل غلطی ہے آج اس کو یہ ٹوپی پسند ہے کل کوئی اور شے پسند آجائے گی۔بعید نہیں کہ ان کے طور اطوار پسند آتے آتے اسی رنگ میں رنگا جائے۔کیونکہ یہ اشیا چیونٹی کی آہٹ کی طرح آہستہ آہستہ اپنا اثر کرتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر اپنے امرا اور سپہ سالاروں کو ہمیشہ لکھا کرتے تھے۔ **ارتدوا واتزروا و زیوا بزی العرب الاول**

چدر پہنو تہ بند باندھو اور عرب اول کی وضع اختیار کرو۔

مطلب آپ کا یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ آج تھوڑا تھوڑا ان کی طبائع پر اثر ہو اکل اس سے زیادہ ہوجائے جس کا نتیجہ اسلام سے بعد اور دوری ہے اسی بنا پر ایک قدسی روایت میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔خدا تعالی فرماتا ہے۔

**لاتر کبوا مراکب اعدائی و لاتلبسوا ملابس اعدائی و لاتسکنوا اساکن اعدائی فتکونوا اعدائی کماھم اعدائی (۳)**

یعنی دشمنوں کی سی سواریاں نہ کرو نہ ان جیسے لباس پہنو نہ ان کے سے مکانوں میں رہو ورنہ تم بھی ان کی طرح میرے دشمن ہوجاؤ گے۔

ماں باپ پیار محبت میں اولاد کو پیسے دیتے ہیں جس سے ان کو ایسی چاٹ لگتی ہے کہ آہستہ آہستہ ان کی عمر برباد ہوجاتی ہے۔تھوڑی چوری سے زیادہ چوری کی عادت پڑجاتی ہے۔ذرا سی چوری کرتا ہے تو حرام کے لئے منہ کھل جاتا ہے۔اسی طرح ہر شے تھوڑی سے بہت ہوجاتی ہے۔جو لوگ انگریزی

لباس پسند کرتے ہیں وہ آخر گلے میں صلیب کی شکل بنالیتے ہیں۔(یعنی نکٹائی اوریوں) کئی آہستہ آہستہ اسلام کو خیر باد کہہ دیتے ہیں یا کم ازکم ان کو اسلامی وضع قطع سے نفرت توضرور ہو جاتی ہے جو انسان کی ہلاکت کے لئے کافی ہے۔(۴)

## ائمہ اربعہ کا موقف

### احناف کا موقف

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور فقہائے احناف کے نزدیک تشبہ بالکفار جائز نہیں ہے احناف دیگر آئمہ کی نسبت اس معاملے میں زیادہ شدت کے قائل ہیں اوراصحاب ابوحنیفہ نے لباس،وضع قطع اور تہواروں وغیرہ میں کفار کے ساتھ مشابہت کو کفر قرار دیا ہے۔(۵) آج مسلمانوں کی اکثریت کفار کے تہوار منانے میں مصروف عمل نظر آتی ہے انہیں اس امر سے فی الفور باز آجانا چاہیے ۔اس لیے کہ یہ ایک ایسا ناپسندیدہ فعل ہے کہ اگر مشابہت کفار کی وجہ سے کیا گیا یا کفار کے اس تہوار کو اچھا گردانتے ہوئے کیا گیا تو فقہا نے ایسے شخص پر حکم کفر لاگو کیا ہے۔چنانچہ علامہ زین الدین بن ابراہیمؒ لکھتے ہیں:یعنی ہدیے دینے ان دودنوں (نیروز اور مہرجان) میں حرام ہیں بلکہ کفر ہیں ابوحفص کبیرؒ نے فرمایا اگر ایک آدمی پچاس سال اللہ تعالی کی عبادت کرے پھر نیروز کا دن آئے اور اس نے مشرکین کی طرف ایک انڈا بھی اس دن کی تعظیم کے لیے ہدیہ بھیجا تو اس نے کفر کیا اوراس کا تمام عمل برباد ہو گیا صاحب الجامع اصغر نے فرمایا اگر ایک آدمی نے نیروز کے دن کسی دوسرے مسلمان کی طرف تحفہ بھیجا اور نیروز کے دن کی تعظیم کا ارادہ نہ کیا لیکن عام لوگوں کے رواج کے مطابق یہ عمل کیا تو وہ کافر نہیں ہوگا لیکن پھر بھی اسے احتیاطا ایسا نہیں کرنا چاہیے خاص کر نیروز کے دن اس سے پہلے یا بعد میں کر لے تا کہ کافروں کی مشابہت سے بچ جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **من تشبہ بقوم فھو منھم** اور جامع اصغر میں فرمایا کسی آدمی نے نیروز کے دن کوئی چیز خریدی کہ اس سے کافر بھی خریدیں گے اوراس سے پہلے اس نے نہ خریدی اگر اس نے نیروز کے دن کی تعظیم کی نیت کی جیسا کہ مشرکین اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو اس نے کفر کیا اور اگر صرف کھانے پینے کی نیت کی تو پھر کافر نہ ہوگا۔(۶)

علامہ سرخسیؒ (۷) اپنی کتاب المبسوط میں لکھتے ہیں:''اور امام ابوحنیفہؒ نے ہمیں مغرب میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی پر قائم رہے گی

جب تک مغرب میں دیر نہ کریں گے اور فرمایا کہ ستاروں کے گھنا ہونے سے پہلے پہلے مغرب میں جلدی کرو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اس لیے کہ وہ (یہودی) ستاروں کے گھنا ہونے کی حالت میں نماز پڑھتے ہیں۔"(۸)

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا امام اعظمؒ کے نزدیک تو مفسد نماز ہے صاحبین نماز تو صحیح مانتے ہیں مگر مشابہت اہل کتاب کے باعث مکروہ جانتے ہیں۔علامہ برہان الدین مرغینانیؒ (۹) لکھتے ہیں:"جب امام (بحالت نماز) قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی (یعنی ٹوٹ جائے گی) لیکن ان کے دو نامور شاگردوں نے فرمایا نماز پوری ہوگئی مگر اس طرح کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ طریقہ اہل کتاب کی کارروائی سے مشابہت رکھتا ہے۔"(۱۰)

علامہ سمرقندی (۱۱) روزوں میں مشابہت سے متعلق لکھتے ہیں: اور اسی طرح تمام اوقات میں چپ کا روزہ مکروہ ہے کیونکہ وہ روزہ رکھنا بھی ہے اور کلام وطعام سے رکنا بھی اور یہ مشابہت ہے مجوسیوں سے کہ وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔یونہی اکیلا ہفتے کا روزہ بھی یہودیوں سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اور اسی طرح ہمارے بعض اصحا کے نزدیک تنہا صرف عاشورہ کا روزہ بھی مکروہ ہے کہ اس میں یہودیوں سے مشابہت ہے۔(۱۲)

علامہ ابن عابدین شامی اس دعوت کے بارے میں جو کسی مجوسی نے اپنے بچہ کے سر منڈوانے کے موقع پر کی گئی ہو سے متعلق لکھتے ہیں:

**والاولی للمسلمین ان لایوافقوهم علی مثل هذه الاحوال لاظهار الفرح والسرور (۱۳)**

مسلمانوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ ان جیسے اوقات میں خوشی اور سرور کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر مسلموں کی موافقت ہرگز نہ کریں۔

## مالکیہ کا موقف

ابوالولید محمد بن احمد بن رُشد القرطبیؒ (۱۴) لکھتے ہیں: اور عجمیوں کا سا لباس پہننا ان سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں

☆حب اعدائك للك وشتم حسادك يساوى قيمتك لانك اصبحت شيئا مذكوراً وجلا مهما. ☆

سے ہے اور جو کسی قوم کے کسی فعل سے راضی ہوا وہ اس شخص کی مثل ہے جو اس کام میں ان کا شریک کار ہو"۔اور جو ان کا سا لباس پہنے وہ ملعون ہے۔اور ایسا ہی حکم ہے اس شخص کے لیے کہ جو ان کے سے ہتھیار استعمال کرے یا ان جیسی شکل بنائے یا ان جیسے کپڑے پہنے وہ لعنت اور کراہت کا مستحق ہونے میں انہی جیسا ہے۔(۱۵)

ابوعبداللہ محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاجؒ تشبہ بالکفار کی ممانعت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ "ہماری مجلسوں میں کسی شخص کی آمد پر جو قیام کیا جاتا ہے یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور اہل عرب اس سے ناواقف ہیں اور ہمیں عجمیوں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے اور اس کی علت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ عجمیوں کا فعل ہے جس کے بارے میں نہی وارد ہوئی ہے۔اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے داداؓ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہم سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے۔تم نہ تو یہود سے مشابہت کرو نہ نصاریٰ سے یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی سے اشارہ ہے۔"(۱۶)علامہ ابن الحاجؒ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ "ابن القاسمؒ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے مکروہ تحریمی ہے کہ وہ کسی نصرانی کو اس کی عید کے دن کوئی تحفہ بھیجے یونہی کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی عیسائی سے ان کی عید کی رعایت کرتے ہوئے ان سے گوشت کپڑا یا کوئی اور شے خریدے۔"(۱۷)

علامہ ابن تیمیہ امام مالکؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: امام مالکؒ نے فرمایا کہ "عجمیوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور نہ ان کو دعوت دے اور نہ قسم کھائے اور کہا کہ عورت کا اپنے خاوند کے لیے قیام کرنا جابر لوگوں کے فعل میں سے ہے اور اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ وہ (کسی شخص کا) انتظار کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ آتا ہے تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں یہ اسلام کا طریقہ نہیں ہے اور اسی فعل سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ اہل کتاب سے مشابہت ہے۔"(۱۸)

علامہ محمد آلوسیؒ لکھتے ہیں: "حضور ﷺ کا فرمان ہے۔بالشت بالشت کے برابر گز گز کے برابر یہ کنایتاً کہا گیا ہے کہ یہ بعد میں آنے والے لوگ کفر اور گناہوں میں پہلوں سے انتہا درجے کے موافق ہوں گے یہ خبر نہی کے معنوں میں ہے جس میں کافروں اور نافرمانوں کی پیروی سے منع کیا گیا ہے

اوراسلام کے علاوہ کسی اوردین کی طرف متوجہ ہونے سے منع کیا گیا ہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے اور یہ مشابہت ہرایک کام کوشامل ہے چاہے عیدوں میں ہو'اخلاق میں ہو'لباس میں ہویا کلام وغیرہ میں ہواورعبداللہ بن عمروبن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دو پیلے رنگ کے کپڑے پہنے دیکھاتو فرمایایہ کفار کے کپڑوں میں سے ہے ان کو نہ پہنواس بارے میں احکام بڑے طویل ہیں امید ہے کہ جوہم نے ذکر کئے انشاء اللہ کافی ہوں گے۔''(۱۹)علامہ عبدالرحمٰن الجزیری مالکی مذہب کاموقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:''کفر سے رغبت رکھتے ہوئے زنارکاباندھنابھی کفر ہے۔البتہ بطورکھیل تماشے کے ایسا کیاتو(کفرنہیں لیکن)فعل حرام ہے۔ایسا ہی بت خانوں میں جانااور بتوں کے آگے سجدہ کرنا بھی ہے۔''(۲۰)

## شوافع کا موقف

امام ماوردی(۲۱) لکھتے ہیں:سونے اورچاندی کااستعمال حرام ہے اس روایت کی بناپرجسے ابن سیرین نے انسؓ سے روایت کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اورچاندی کے استعمال سے منع فرمایا اوراس لیے بھی کہ یہ ایران کے بادشاہوں کااورعجمیوں کالباس ہے(اوران سے مشابہت منع ہے)اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ ''جوکسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔''(۲۲)سلیمان بن محمد بن عمرالبجیرمی المصری الشافعی اپنی کتاب تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب میں لکھتے ہیں کہ جانوروں کی تصویرکی ممانعت کی علت بتوں سے مشابہت ہے۔(۲۳)

علامہ ابن تیمیہ امام شافعی کے اصحاب کاموقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''اوراسی طرح اصحاب شافعی نے اس قانون (کفارکی مشابہت کاخلاف)کوکئی جگہ ذکرکیاان کے بعض نے اس کونہی کے اوقات میں ذکرکیاجس طرح کہ مشرکین اس وقت سورج کوسجدہ کرتے ہیں اورانوں نے سحری میں ذکرکیاہے کہ ہمارے اوراہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق ہے۔اورذمہ کی شرطوں میں انہوں اس کوذکرکیاہے وہ چیزکہ جوروکتی ہے مسلمانوں کوان کی مشابہت سے وہ فرق کرنے والی ہے مسلمانوں اورکفارکی علامت میں اوران میں سے ایک گروہ نے تومبالغہ کیاہے اور بدعتیوں کے ساتھ مشابہت کوبھی انہوں نے منع کیاہے۔''(۲۴)

## حنبلیہ کا موقف

امام احمد بن حنبل اوران کے اصحاب کا کلام تو تشبہ بالکفار کے معاملے میں دیگر آئمہ سے کہیں زیادہ ہے جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے اس کی صراحت کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ :"امام احمدؒ کا قول ہے کہ میں کسی ایسے آدمی کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ بڑھاپے کو تبدیل کردے اوراہل کتاب کے ساتھ مشابہت نہ کرے اوراس طرح گدی کے حلق کو مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اوراسی طرح نعل الصرار کو بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ یہ بھی عجمیوں کا طریقہ ہے اوراس طرح مہینوں اوراشخاص کے عجمی نام رکھنے کو بھی مکروہ قرار دیا جیسے آذرماہ۔اوراسی طرح فرمایا اس آدمی کے لیے جس نے مجوسی کو ولیمے کی دعوت دی اوراپنا ہاتھ اس کے چہرے پر مارا جب اس کے پاس ایسا برتن دیکھا جس پر چاندی لگی ہوئی تھی اورآپ کے اصحاب نے ذکر کیا کہ ایسا لباس مکروہ ہے جو عربوں کے طریقے کے خلاف ہواور عجمیوں کے طریقے اور عادت کے مشابہ ہو۔اورآپ کئی اصحاب نے کہا کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے آثار کی وجہ سے اوراس کا خلاف بدعتیوں کی عادت اور طریقہ ہے۔" (۲۵)

ابن قدامہ حنبلیؒ المغنی میں لکھتے ہیں:

**ویکرہ حلق القفالمن لم یحلق راسہ ولم یحتج الیہ.قال المروذی :سالت اباعبداللہ عن حلق القفا.فقال:ھومن فعل المجوس ،ومن تشبہ بقوم فھومنھم(۲۶)**

گدی کا مونڈنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے کہ جس نے سرنہ مونڈوایا ہواوروہ اس کی طرف محتاج نہ ہومروزی نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ سے گدی کے مونڈنے کے بارے میں سوال کیا پس آپ نے فرمایا یہ مجوسیوں کا فعل ہے اورجس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔

### تشبہ سے متعلق اہم فقہی قواعد

فقہ کے تمام قواعد عمومی طور پر شریعت کے تمام گوشوں پر حاوی ہیں اورشریعت کے تمام مسائل ان کے تحت ذکر کیے جاسکتے ہیں۔تشبہ کے بارے میں ویسے تو کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے کہ جو بالخصوص صرف تشبہ سے ہی بحث کرتا ہولیکن بہت سے قاعدے ایسے ہیں کہ ان کے تحت تشبہ کے مسائل بیان کیے جاسکتے ہیں چنانچہ ایسے چند قاعدے یہاں بیان کیے جاتے ہیں اس ضمن میں اس بات کو بالخصوص مدنظر رکھا جائے گا کہ عمومی مسائل سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف ایسے مسائل کو بیان کیا جائے کہ جن

کا تعلق صرف اور صرف تشبہ سے ہے تا کہ اختصار ملحوظ خاطر رہ سکے۔

## پہلا قاعدہ:

**الامور بمقاصدھا (۲۷)**

امور اپنے مقاصد کے لحاظ سے دیکھے جائیں گے۔

یہ قاعدہ بڑا مشہور ہے قاضی حسین کہتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور فقہ کی بنیاد بھی پانچ چیزوں پر ہے (۲۸) اور یہ قاعدہ ان پانچ بنیادی قاعدوں میں سے ایک ہے جن پر فقہ کی بنیاد ہے اور اس سے شریعت کے اکثر مسائل اخذ کیے گئے ہیں۔ یہ قاعدہ جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث سے مستنبط ہے جسے بہت سے محدثین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**انما الاعمال بالنیات**'' (۲۹)

امام شافعی احمد بن حنبل، ابن مہدی، ابن المدینی، ابوداود اور دارقطنی وغیرہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آدمی کے افعال تین اقسام میں منقسم ہیں قلبی، لسانی اور افعال جوارح۔ چنانچہ انسانی افعال کے لحاظ سے علم کی بھی تین اقسام ہیں اور یہ قاعدہ شریعت کے ایک تہائی مسائل سے بحث کرتا ہے۔ یا امام ابوداؤد ابن مہدی اور ابن المدینی کے بقول شریعت کے ایک چوتھائی مسائل کا احاطہ کرتا ہے۔ (۳۰) چنانچہ تشبہ کے اکثر مسائل بھی اس قاعدہ کے تحت آتے ہیں اس لیے بھی کہ تشبہ میں قصد اور ارادے کا اعتبار کیا جاتا ہے جیسا کہ علامہ ابن عابدین نے لکھا ہے:

**فان التشبه بهم لايكره فی كل شیء بل فی المذموم وفیمایقصدبه التشبه (۳۱)**

پس ان (اہل کتاب) کے ساتھ تشبہ ہر کام میں ممنوع نہیں بلکہ وہی تشبہ مذموم ہے کہ جس میں تشبہ کا قصد کیا جائے۔

چنانچہ اگر تشبہ کا قصد اور ارادہ نہ پایا جائے تو مذموم نہ ہوگا پھر اس قصد وارادے کی بھی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ ان کے کاموں کو اچھا اور پسندیدہ سمجھ کر کرتا ہے تو یہ صورت حرام ہے اور بعض صورتوں میں کفر ہے یہ مشابہت کفار کے ساتھ کفر، مبتدع کے ساتھ بدعت، گمراہوں کے ساتھ گمراہی، منافقوں کے ساتھ نفاق اور رافضیوں کے ساتھ رفض کا باعث ہے اور حدیث **من تشبه بقوم فهو منهم**، انہی صورتوں کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ علامہ زین الدین بن ابراہیم نقل کرتے ہیں:

☆کن شجاعا قوی القلب ثابت النفس لدیك همة وعزیمة ولا تغرك الزوابع والا راجیف.☆

وبوضع قلنسوه المجوسی علی راسه علی الصحیح الاالضرورةدفع الحراوالبردوبشدالزنارفی وسطه الااذا فعل ذلک خدیعة فی الحرب وطلیعةللمسلمین (۳۲)

اوراگرمجوس کی ٹوپی اپنے سر پر رکھی تو صحیح قول کے موافق اس کی تکفیر کی جائے گی الاآنکہ بہ ضرورت بغرض گرمی یاسردی دفع کرنے کے ایسا کیا ہوتو تکفیر نہ ہوگی۔اوراگراپنی کمر میں زنار باندھی تو بھی تکفیر کیا جائے گا لیکن اگرلڑائی میں مسلمانوں کے واسطے بھید لانے گیااورزنار باندھ گیا تاکہ کافرلوگ دھوکا کھاویں تو تکفیر نہ کیا جائے گا۔

پہلی صورت میں اس وقت تکفیر نہیں کی جائے گی جب کہ اس کے پاس کوئی دوسری ٹوپی موجود نہیں کہ جس سے وہ موسمی شدت سے اپنے آپ کو بچا سکے۔اورمزید یہ کہ جب وہ مجوس کی ٹوپی پہنے تو مشابہت کی نیت بھی نہ کرے بلکہ اس سے دل میں کراہت اورگھن محسوس کرے۔مسلمانوں کی بدعملی کی وجہ سے بہت سے کم علم لوگ کفار کے بہت سے کاموں کی تعریف کرتے ہوئے نظرآتے ہیں ایساامر بھی بعض صورتوں میں اس شخص کو کفر کے گڑھے میں گرانے کے لیے کافی ہے۔علامہ زین الدین بن ابراہیم ایک دوسرے مقام پر بحرالرائق میں نقل کرتے ہیں:

وبتحسین امرالکفاراتفاقاحتی قالوالوقال ترک الکلام عنداکل الطعام من المجوسی حسن اوترک المضاجعة حالة الحیض منهم حسن فهو کافر (۳۳)

اوراگرامرکفار کی تحسین کرتا ہے تو بالاتفاق تکفیر کیا جائے گا حتی کہ مشائخ نے فرمایا کہ اگرکسی نے کہا کہ کھانے کے وقت مجوس کا خاموش رہنا کلام ترک کرنا اچھا ہے یا حالت حیض میں مجوسیوں کا عورت کے ساتھ نہ لیٹنا اچھا ہے تو وہ کافر ہے۔

علامہ حمویؒ اپنی کتاب غمزالعیون والبصائر میں لکھتے ہیں:

اتفق مشایخنااان من رای امر الکفار حسنافقدکفر،حتی قالوافی رجل قال:ترک الکلام عنداکل الطعام حسن من المجوس،اوترک المضاجعة عندهم حال الحیض حسن فهو کافر (۳۴)

ہمارے مشائخ کرام کااس پراتفاق ہے کہ جس نے کافروں کے کسی کام کواچھا سمجھاتو وہ کافر ہوگیا انھوں نے یہاں تک شدت اختیار فرمائی کہ اگرکسی شخص نے (آتش پرستوں کے بارے

میں کہا کہ ان کا طعام کھانے کے وقت خاموش رہنا اچھی بات ہے اوراسی طرح ایام ماہواری میں عورت کے پاس نہ لیٹنا عمدہ بات ہے تو وہ کافر ہے۔

یعنی اہل کفر کی بات کوبھی اچھا کہنا یا سمجھنا خالص اسلام میں موجب کفر ہے۔حتی کہ اگر کسی نے زنار بھی نہیں کوئی رسی کا ٹکڑا کمر سے باندھا کسی نے کہا یہ کیا ہے' کہا زنار' کافر ہو جائے گا۔فتاوی عالمگیری میں ہے کہ کسی عورت نے اپنی کمر میں کوئی رسی باندھی (تواس سے پوچھا گیا یہ کیا ہے؟)اس نے جواب دیا یہ زنار ہے تو وہ کافرہ ہوجائے گی۔(۳۵)

علامہ ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں لکھتے ہیں:

**وکذالوتزنربزنار الیهود والنصاری دخل کنیستهم اولم یدخل(۳۶)**

اوراسی طرح حکم کفر ہے اگر کسی نے یہودیوں یا عیسائیوں کا زنار گلے میں باندھا خواہ گرجے میں جائے یا نہ جائے۔

مجدالدین ابوالفضل عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی لکھتے ہیں:

**فان من سجدلصنم اوتزیابزنار اولبس قلنسوة المجوس یحکم بکفره(۳۷)**

پس اگر بت کوسجدہ کیا یازنار باندھی یا مجوس کی ٹوپی اوڑھی تو کفر کا حکم دیا جائے گا۔

دوم:کسی غرض یاضرورت کی وجہ سے اگرتشبہ بالکفار کواختیار کرتا ہے توایسی صورت میں غرض اورضرورت کومدنظر رکھا جائے گا اگرضرورت غالب ہوتوایسی صورت کفرتوکیا منع بھی نہ ہوگی مولانا احمد رضاخان بریلوی فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:''صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ بعض فتوحات میں منقول رومیوں کے لباس پہن کربھیس بدل کرکام فرمایااوراس ذریعہ سے کفاراشرار کی بھاری جماعتوں پرباذن اللہ غلبہ پایااسی طرح سلطان مرحوم صلاح الدین یوسف انارالله تعالی برہانہ کے زمانے میں جبکہ تمام کفار یورپ نے سخت شورش مچائی تھی دوعالموں نے پادریوں کی وضع بنا کردورہ کیااوراس آتش تعصب کوبجھادیا۔''(۳۸)

مولانا مفتی محموداحمد گنگوہی صاحب بھی اس موقف کے قائل ہیں کہ اگرکوئی صحیح ضرورت شرعی یادنیوی مثلاسراغ رسانی یاجاسوسی وغیرہ کی وجہ سے کافروں کی ہیئت اختیار کرنی پڑ جائے اورچاہے صلیب یازنار ہی کیوں نہ پہن لے تواس کی فقہاء نے اجازت دی ہے جب کہ دل میں اس سے کراہت ہو۔(۳۹)

مولانا غلام جیلانی میرٹھی لکھتے ہیں کہ سید غلام قطب الدین برہمچاری بڑے زبردست عالم دین تھے آپ کو مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی سے شرف تلمذ تھا۔انہوں نے ہنود کارد کرنے کے لیے بنارس کے ایک مندر میں ہندوانی روپ اختیار کرکے سنسکرت زبان سیکھی تھی اور ہندو دھرم سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے بعد میدان تبلیغ میں اتر آئے آریہ مذہب کارد کیا کرتے تھے اور سینکڑوں مشرکین کو مشرف بہ اسلام کیا۔(۴۰)

اوپر گزر چکا ہے کہ اگر اپنی کمر کے اردگرد زنار باندھی (تو کفر ہے (لیکن اگر جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے یا اسلامی لشکر کے لیے (دشمن) کے حالات معلوم کرنے کے لیے ایسا کیا (تو کفر نہیں) ہے یونہی مجوس کی ٹوپی اگر ضرورتاً گرمی یا سردی کی وجہ سے اوڑھی تو یہ بھی کفر نہیں ہے۔

سوم: نہ تو انہیں اچھا جانتا ہے نہ کوئی ضرورت شرعیہ اس پر حاصل ہے بلکہ کسی نفع دنیوی کے لئے یا یوہیں بطور ہزل واستہزاء اس کا مرتکب ہوا تو حرام وممنوع ہونے میں شک نہیں اور اگر وہ وضع ان کفار کا مذہبی دینی شعار ہے جیسے زنار' قشقہ' چٹیا' چلیپا' تو علماء نے اس صورت میں بھی حکم کفر دیا اور فی الواقع صورت استہزاء میں حکم کفر ظاہر ہے۔چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ ہزل کرنے والے نے اگر ازراہ استخفاف واستہزاو ہزل کے کلمہ کفر کہا تو سب کے نزدیک کفر ہوگا۔(۴۱)

چہارم: اس کا قصد تو تشبہ کا نہیں ہے لیکن وہ اشیا کفار کا شعار ہیں تو علماء نے بچنے کا حکم دیا ہے اور ارتکاب کو گناہ قرار دیا ہے لزومی میں بھی حکم ممانعت ہے جبکہ اکراہ وغیرہ مجبوریاں نہ ہوں جیسے داڑھی منڈا' انگریزی ٹوپی' جاکٹ' پتلون' الٹا پردہ' اگرچہ یہ چیزیں کفار کی مذہبی نہیں مگر آخر شعار ہیں تو ان سے بچنا واجب اور ارتکاب گناہ۔ولہٰذا علماء نے فساق کی وضع کے کپڑے موزے سے ممانعت فرمائی۔(۴۲) یونہی فتاوی عالمگیری میں ہے کہ اگر کوئی شخص خطا سے کلمہ کفر بولے مثلاً اس کا ارادہ تھا کہ ایسا لفظ بولے جو کفر نہیں ہے پھر اس کی زبان خطا کر گئی اور اس کی زبان سے کلمہ کفر نکل گیا تو سب کے نزدیک یہ کفر نہ ہوگا۔(۴۳)

پنجم: نہ مشابہت کا ارادہ ہے اور نہ ہی وہ کام کفار کا شعار ہو تو ایسا کام کرنا نہ ہی ممنوع ہے اور نہ ہی گناہ ہے۔

ششم: اسے معلوم نہ ہو کہ یہ کام کفار کے کاموں میں سے ہے چنانچہ اگر ایسا کام کفار کے شعار میں سے ہو تو اسے اس کام سے روکا جائے گا اور شعار میں سے نہ ہو تو ناپسندیدہ تو ضرور قرار دیا جائے گا اور مستقبل

میں اسے اس کام کرنے سے روکا جائے گا لیکن اس کا یہ فعل گناہ نہ ہے اس لیے کہ نہ تو اس کی نیت مشابہت کی تھی اور نہ ہی اسے معلوم تھا۔

## دوسرا قاعدہ:

**المشقة تجلب التيسير (۴۴)**

مشقت آسانی لاتی ہے۔

یہ قاعدہ بھی شریعت کے پانچ بنیادی قواعد میں سے ایک ہے اس قاعدہ کا مطلب یہ ہے کہ مشکلات سہولت لانے کا سبب بن جاتی ہیں اور تنگی کے موقع پر وسعت وکشادگی پیدا کردی جاتی ہے چونکہ مشقت میں حرج واقع ہوتا ہے اور شریعت اسلامی نے مکلّف پر سے حرج کو ختم کردیا ہے علامہ ابن نجیم کہتے ہیں کہ اس قاعدہ کی اصل قرآن پاک کی یہ آیت ہے:

**﴿يريدالله بكم اليسر ولايريدبكم العسر﴾ (۴۵)**

خداتمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔

اور دوسری آیت یہ ہے:

**﴿وماجعل عليكم في الدين من حرج﴾ (۴۶)**

اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔

اور ابن نجیمؒ کے بقول رسول پاک ﷺ کا یہ ارشاد گرامی قدر ہے:

**﴿احب الدين الى الله تعالى الحنيفية السمحة﴾ (۴۷)**

اللہ کو سب سے پیارا دین حنیفہ ہے جو کہ آسان دین ہے۔

علامہ ابن نجیمؒ کہتے ہیں:

**قال العلماء :يتخرج على هذه القاعدة جميع رخص الشرع وتخفيفاته (۴۸)**

علماء نے اس قاعدے کی مدد سے ہی شریعت میں بہت سی رعایتوں اور رخصتوں کا اخراج کیا ہے۔

علامہ محمد خالد اتاسی شرح المجلہ میں اس کی نظیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کی مثال خارش کا مریض ہے کہ اسے عذر کی بنا پر ریشمی لباس استعمال کرنے کی اجازت دی جائے گی لیکن جیسے ہی خارش کا مرض دور ہو جائے تو ممانعت کا حکم پھر لوٹ آئے گا اس لیے کہ جو امر کسی عذر کی

بناپر جائز قرار دیا گیا ہو وہ عذر کے زائل ہونے پر جائز نہ رہے گا۔(۴۹) یونہی وردی والوں کے لے پتلون کوٹ وغیرہ کا پہننا بھی جائز ہے۔اس لیے بھی کہ فقہ کا قاعدہ ہے کہ **امر الامام یصیر المباح واجبا** یعنی حکمران کا حکم مباح کو واجب کر دیتا ہے۔اس قاعدے سے بھی یہ جائز ٹھہرتے ہیں۔

# حواشی

۱۔تھانوی'مولانا اشرف علی'م ۱۹۴۳ء'اصلاح الرسوم ص ۳۸

۲۔بریلوی'احمد رضا خان'م ۱۳۳۶ھ'فتاوی رضویہ ج ۲۴ص ۵۲-۵۵۱'رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور' ۱۴۲۳ھ'ط ندارد'

۳۔یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ اسرائیلیات سے ہے اور اسے حضرت مالک بن دینار نے روایت کیا ہے۔دیکھیے:ابن حجر'شیخ شہاب الدین احمد'م ۹۷۴ھ'الزواجر عن اقتراف الکبائر ج ۱ص ۲۵'

۴۔روپڑی'حافظ عبداللہ محدث 'فتاوی اہل حدیث ج ۲ص ۸۱-۵۷۸'م ۱۹۶۴ بمطابق ۱۳۸۴ھ'ادارہ احیاالسنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا'ط دوم ۱۹۸۳ء۔

۵۔بعلی'ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی'م ۷۷۸ھ'المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیہ ص ۶۱'

۶۔مصری'زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم'م ۹۷۰ھ'البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری ج ۸ص ۵۵۵'

۷۔شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے شمس الائمہ حلوائی سے پڑھا امام وقت'حجت'متکلم'مناظر'اصولی'فقیہ'محدث اور مجتہد تھے کلمہ حق کہنے کی وجہ سے بادشاہ نے آپ کو ایک کنوئیں میں قید کروادیا۔آپ نے اپنی مشہور کتاب المبسوط کو اپنے حافظے کی مدد سے قید کے دوران کنوئیں سے املا کروایا تھا آپ کے مشہور شاگرد عبدالعزیز اوزجندی اور رکن الدین مسعود بن حسن بیکندی ہیں ابن کمال پاشا نے آپ کو مجتہدین فی المسائل میں شمار کیا ہے۔(دیکھیے جواہر المضیہ ج ۲ص ۲۹-۲۸)

۸۔سرخسی'شمس الائمۃ محمد بن احمد بن ابی سہل'م ۴۸۳ھ'المبسوط ج ۱ص ۱۳۹'دار المعرفۃ بیروت'بدون طبعۃ'تاریخ النشر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۳ء'

۹۔۸رجب بروز پیر ۵۱۱ھ کو پیدا ہوئے حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے ہیں فقیہ'محدث'مفسر'ماہر اصولی'ادیب اور شاعر تھے۔علم اور ادب میں آپ کی مثل آنکھوں نے کوئی

نہیں دیکھا ابن کمال پاشانے آپ کو طبقہ اصحاب ترجیح سے شمار کیا ہے۔ بدایۃ المبتدی' کفایۃ المنتہی' مناسک الحج اور کتاب الفرائض آپ کی مشہور کتابیں ہیں (دیکھیئے جواہر المضیہ ج ۱ ص ۳۸۳)

۱۰۔ مرغینانی ابوالحسن برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی' م ۵۹۳ھ' الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی ج ۱ ص ۶۳' محقق طلال یوسف' داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان' ط ندارد'

۱۱۔ ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ بے نظیر فقیہ وقت تھے ابی المعین میمون مکحولی اور صدر الاسلام ابی الیسر بزدوی سے پڑھا ابوبکر بن مسعود صاحب بدائع اور ضیاالدین محمد بن حسین استاد صاحب ہدایہ آپ کے مشہور شاگرد ہیں (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے جواہر المضیہ ج ۲ ص ۲۴۴ و معجم الموئفین ج ص)

۱۲۔ سمرقندی' ابوبکر علاء الدین محمد بن احمد بن ابی احمد' م ۵۴۰ھ' تحفۃ الفقہاء ج ۱ ص ۳۴۳' دارالکتب العلمیۃ' بیروت لبنان' الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۴ء'

۱۳۔ ابن عابدین' محمد امین' م ۱۲۵۲ھ' ردالمحتار علی الدر المختار ج ۶ ص ۷۵۵'

۱۴۔ یہ مشہور محدث' مفسر' فقیہ' اصولی منطقی و فلسفی ابن رشد نہیں ہیں بلکہ ان کے دادا ہیں پیدائش ۴۵۰ھ میں قرطبہ میں ہوئی اور یہیں ۵۲۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اور اسی سال ان کے پوتے ابن رشد کی پیدائش ہوئی۔ یہ خود بھی متبحر عالم تھے احکام شرعیہ میں ان کی تصانیف المقدمات الممہدات' فقہ میں البیان والتحصیل اور مختصر شرح معانی الآثار للطحاوی' الفتاوی' المسائل اور اختصار المبسوط نافع خلائق ہیں (دیکھیئے الاعلام للزرکلی ج ۵ ص ۳۱۶)

۱۵۔ ملتقطا: قرطبی ابوالولید محمد بن احمد بن رشد' م ۵۲۰ھ' البیان والتحصیل والشرح والتوجیہ والتعلیل لمسائل المستخرجۃ ج ۷ ا ص ۳۷۸' محقق محمد حجی وآخرون' دارالغرب الاسلامی بیروت لبنان' الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء

۱۶۔ ماخوذ: ابن الحاج' ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی' م ۷۳۷ھ' المدخل ج ۱ ص ۱۹۵' دارالتراث' بدون طبعۃ وبدون تاریخ'

۱۷۔ ماخوذ: ابن الحاج' ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی' م ۷۳۷ھ' المدخل ج ۲ ص ۴۷'

۱۸۔ بعلی' ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی' م ۷۷۸ھ' المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص ۶۱'

۱۹۔ آلوسی' ابوالمعالی محمود شکری بن عبداللہ بن محمد ابی الثناء' م ۱۳۴۲ھ' فصل الخطاب فی شرح (مسائل الجاہلیۃ' التی خالف فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجاہلیۃ لمحمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ) ص ۱۴' تقدیم وتعلیق علی بن مصطفی مخلوف' الطبعۃ الاولی ۱۴۲۲ھ'

۲۰۔ جزیری' عبدالرحمٰن' کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ' ج ۵ ص ۵۳۲' مترجم منظور احسن عباسی' علماء اکیڈمی

☆لا تعش فی المثالیات' بل عش واقعک فانت ترید من الناس مالا تستطیعہ انت لکن عادلا۔☆

'شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب' ط ششم ۲۰۰۰ء'

۲۱۔اکابر شافعی فقہاء سے ہیں آپ نے بصرہ میں ابی القاسم الصمیری سے اور بغداد میں ابی حامد الاسفرائنی سے علم حاصل کیا آپ کی تصانیف شافعی مذہب کی بنیادی کتب میں شمار کی جاتی ہیں آپ کی فقہ' تفسیر' اصول فقہ اور ادب میں متعدد تصانیف ہیں جن میں الحاوی' تفسیر القرآن الکریم' النکت والعیون 'ادب الدین والدنیا' الاحکام السلطانیۃ' قانون الوزارۃ' سیاسۃ الملک الاقناع 'نادر روزگار ہیں۔(دیکھئے وفیات الاعیان ج ۳ص ۲۸۲' طبقات الفقہا الشافعیہ ج ۲ص ۲۴۰)

۲۲۔ملتقطا: ماوردی' ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی' م ۴۵۰ھ' الحاوی الکبیر فی فقہ مذہب الامام الشافعی وہو شرح مختصر المزنی ج ۳ص ۲۷۵' محقق الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود' دار الکتب العلمیۃ' بیروت لبنان' الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء'

۲۳۔دیکھئے :بجیرمی' سلیمان بن محمد بن عمر المصری الشافعی' م ۱۲۲۱ھ' تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب ج ۳ص ۴۵۷' دار الفکر' بدون طبعۃ' تاریخ النشر ۱۴۱۵'

۲۴۔بعلی' ابوعبداللہ بدر الدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی' م ۷۷۸ھ' المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص ۶۱'

۲۵۔ایضا' ص ۶۲'

۲۶۔ابن قدامۃ' ابومحمد موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی 'م ۶۲۰ھ' المغنی لابن قدامۃ ج ۱ص ۶۸ 'مکتبۃ القاہرۃ مصر' بدون طبعۃ' تاریخ النشر ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۸ء'

۲۷۔المصری' زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم 'م ۹۷۰ھ' الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفۃ النعمان ص ۲۳' وضع حواشیہ وخرج احادیثہ الشیخ زکریا عمیرات' دار الکتب العلمیۃ' بیروت لبنان' الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹۹۹ء

۲۸۔السبکی 'تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین' م ۷۷۱ھ' الاشباہ والنظائر ج ۱ص ۱۲' دار الکتب العلمیۃ 'الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۱ء'

۲۹۔بخاری' محمد بن اسماعیل' م ۲۵۶ھ' صحیح بخاری' جز ۱ص ' باب بدء الوحی' حدیث ۱'

۳۰۔السبکی' تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین' م ۷۷۱ھ' الاشباہ والنظائر ج ۱ص ۵۴'

۳۱۔ابن عابدین 'محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی 'م ۱۲۵۲ھ' رد المحتار علی الدر المختار ج ۱ص ۶۲۴' دار الفکر بیروت' الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۲ء

۳۲۔مصری' زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم 'م ۹۷۰ھ' البحر الرائق شرح کنز الدقائق

ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطّوری ج۵ص۱۳۳'
۳۴۔ایضا
۳۵۔حموی'ابوالعباس شہاب الدین احمد بن محمد مکی الحسینی الحنفی 'م۱۰۹۸ھ'غمزعیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر ج۲ص۲۰۳'دارالکتب العلمیۃ'الطبعۃ الاولی ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء'
۳۶۔نظام الدین'ملا'فتاوی ہندیہ'کتاب السیر'ج۳ص۴۷۶'
۳۷۔مصری'زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم 'م۹۷۰ھ'الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفۃ النعمان ص۱۶۰
۳۸۔بلدحی'مجدالدین ابوالفضل عبداللہ بن محمود بن مودودالموصلی الحنفی'م۶۸۳ھ'الاختیار لتعلیل المختار ج۴ص۱۵۰'تعلیقات الشیخ محمودابودقیقۃ'مطبعۃ الحلبی القاہرۃ مصر'تاریخ النشر ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۹۳۷ء'بدون طبع'
۳۹۔بریلوی 'احمد رضاخان'م۱۹۲۱ء'فتاوی رضویہ ج۲۴ص۵۳۰'رضافاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور'ط ندارد'اشاعت ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۳ء'
۴۰۔تفصیل کے لیے دیکھیے: گنگوہی 'محمودالحسن 'م۱۳۳۹ھ'فتاوی محمودیہ ج۵ص۱۶۱' کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی'اشاعت ۱۹۸۶ء'ط ندارد'
۴۱۔میرٹھی'غلام جیلانی'بشیر القاری بشرح صحیح البخاری ج۱ص۱۳'میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی'ط ندارد'
۴۲۔نظام الدین'ملا'فتاوی ہندیہ'کتاب السیر'ج۳ص۴۷۵'
۴۳۔بریلوی'احمد رضاخان'م۱۹۲۱ء'فتاوی رضویہ ج۲۴ص۵۳۲'
۴۴۔محولا بالا'ج۳ص۴۷۶'
۴۵۔مصری'زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم 'م۹۷۰ھ'الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفۃ النعمان ص۶۴
۴۶۔سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۵'
۴۷۔سورۃ الحج آیت ۷۸'
۴۸۔حنبل 'امام احمد'م۲۴۱ھ'مسندالامام احمد بن حنبل 'جز۴ص۱۶'مسند عبداللہ بن عباس ؓ حدیث ۲۱۰۷'والفاظہ''عن ابن عباس قال: قیل الرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :ای الادیان احب الی اللہ ؟ قال: احنیفۃ النعمان ص۶۴'
۴۹۔اتاسی'علامہ محمد خالد'شرح المجلہ ص۷۹'مترجم مفتی امجد العلی'ادارہ تحقیقات اسلامی'الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیہ اسلام آباد'ط اول'اشاعت ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء

☆حافظ علی اذکار المناسبات فانہا حفظ لک وصیانۃ توفیہا من السداد والارشاد ما یصلح بہ یومک.☆